مدثر طفیل

تلمبہ ' خانیوال

علامہ شہید میری نظر میں

زمانہ کرتا ہے پرورش برسوں ۔ حادثے ایک دم نہیں ہوتے

شخصیتیں دنیا میں پیدا ہوتیں ' پروان چڑھتیں اور بعض قائد کا روپ اختیار کر لیتی ہیں انہیں تادیر یاد رکھا جاتا ہے ۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر اپنے یا اپنے خاندان کے لئے پیدا نہیں ہوئے تھے ۔ قدرت نے انہیں اس صدی کی راہنمائی ' قیادت اور اہل حدیثوں کو جھنجوڑنے اور خواب غفلت سے جگانے کے لئے پیدا کیا تھا میں نے جس خاندان میں انکھ کھولی اس میں میرے دادا صوفی عبدالحمید مرحوم ایک سلفی العقیدہ اہل حدیث تھے مجھے وہ کندھوں پر اٹھا کر مقامی مسجد اہل حدیث میں لے جاتے ذرا بڑا ہوا تو گرد و پیش کا ماحول حنفیت میں ڈوبا ہوا دیکھا میں اگرچہ روائتی طور پر اہل حدیث تھا ۔ میرے دادا اور مقامی ننھی سی جماعت ایک سالانہ جلسہ بھی کرواتے ۔ میں اخبارات و رسائل میں علامہ شہید کے مضامین پڑھتا کیسٹ شدہ تقاریر سنتا ۔ اسی طرح میرے خیالات و معتقدات میں جہاں پختگی آتی گئی وہاں شہید کو دیکھنے اور سننے کی تمنا اور آرزو بھی بڑھتی چلی گئی ۔ ہم نے ۱۴ نومبر ۱۹۸۴ء کو سالانہ جلسہ رکھا میرے اصرار پر علامہ احسان الٰہی ظہیر نے اس جلسہ میں تشریف لانے کا وعدہ لے لیا گیا ۔ لیکن اس جلسہ میں خطاب لاثانی مولانا حبیب الرحمن یزدانی (شہید) حضرت علامہ کی ہدایت پر تشریف لائے انہوں نے بتایا کہ ہمارے اپنے ہی بعض کرم فرماؤں نے انکم ٹیکس کے سلسلہ میں لاکھوں روپے کا ایک کیس علامہ صاحب پر بنوا دیا ہے ۔ صبح آپ کی عدالت میں پیشی ہے ۔ اسی مجبوری کے تحت وہ تشریف نہیں لا سکے ۔ اگرچہ یزدانی شہید کا خطاب جذبات و احساسات کی عکاسی کرتا تھا ۔ لیکن علامہ کو دیکھنے کی تڑپ اور شدت اختیار کر

گئی کچھ عرصہ بعد مجھے پتہ چلا کہ حضرت علامہ ۲۸ اپریل ۱۹۸۶ء کو جامعہ اسلامیہ میاں چنوں کی سالانہ کانفرنس پر خطاب فرمائیں گے میں نے دن گننے اور اسکی تیاری شروع کر دی ۔ خدا خدا کر کے وہ ساعت، سعید بھی آ گئی ۔ علامہ صاحب مندرجہ بالا تاریخ کو تشریف لائے میں آپ کے خطاب سے پہلے علیک سلیک نہ کر سکا علامہ شہید کو قدرتی طور پر اس دن اسہال کی تکلیف تھی جہاں تک میرا دماغ راہنمائی کرتا ہے آپ نے ایک گھنٹے سے کم ہی خطاب فرمایا ہو گا آپ کا موضوع تخلیق پاکستان میں اہل حدیث کا حصہ تھا حقیقت ہے کہ آپکے خطاب نے نوجوانوں کے جذبات کو تیز تر کرنے اور اپنے اسلاف کی قربانیوں پر مرمٹنے کا سبق دیا ۔ اور شاعر کے الفاظ میں کہا ۔

اگر جواں ہوں میری قوم کے جسورد غیور
تو قلندری میری کم سکندری سے نہیں

خطاب کے بعد آپ سے ملنے گیا اور مصافحہ کے لئے روائتی انداز میں اپنے دونوں ہاتھ آگے بڑھا دئے لیکن آپ نے اسی وقت میری ان الفاظ سے راہنمائی فرمائی "بیٹا مصافحہ ایک ہی ہاتھ سے سنت ہے" یہ الفاظ آج بھی میرے کانوں میں گھومتے اور گونجتے ہیں ۔

میں یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا ۔ کہ یہ شخص بظاہر معمولی کام میں بھی سنت کا درس دیتا ہے یہ واقعی مسلک اہل حدیث کا داعی اور بے باک مبلغ ہے بس یہی بات میرے لئے مسلک میں پختگی کا باعث بن گئی اس بارے میں مصلحت و مداہنت کو میں نے اپنے نہاں خانہ دماغ سے نکال دیا ۔

آج سوچتا ہوں کہ علامہ صاحب کو اگر اللہ تعالیٰ زندگی میں مہلت عطا فرما دیتے تو آج جماعت اہلحدیث کی ہیئت کذائی کچھ اور ہوتی اور آپ مسلک اہل حدیث کے پھریرے کو نہ معلوم کہاں تک لہرانے میں کامیاب ہو جاتے ۔ آج پاکستان کا ہر اہل حدیث عموماً اور ہر نوجوان خصوصاً مسلک اہل حدیث کے اقرار و اظہار میں جرات و جسارت سے کام لیتا ہے ۔ لیکن آہ ۔ آج علامہ شہید اور آپ کے رفقاء کو وحشتناک

اور بربریت کے حادثے کا شکار ہوئے چار سال ہو چکے ہیں ۔

آج وزیر اعظم اس وقت پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے جمعیت اہلحدیث ' اہل حدیث یوتھ فورس ملک اور بیرون ملک کی سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے وزیر اعلیٰ اور اس وقت کی وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ اس حادثے کی تحقیق کی ذمہ داری آپ پر عائد ہوتی ہے ۔ تفتیش اور تحقیق کرانا آپکے فرائض میں داخل ہے ۔ لیکن نہ اس وقت خاطر خواہ توجہ دی گئی اور نہ اب اتحاد کی حکومت کو یہ توفیق میسر آئی ہے کہ وہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو ہونے والے قومی حادثہ فاجعہ کی جوڈیشنل تفتیش کرائے اور اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دے لیں ۔ ہم کس سے پوچھیں کہ شہدائے اہل حدیث کے قاتلوں کو آسمان نے اچک لیا یا زمین ہڑپ کر گئی علامہ شہید سے اس دنیا میں تو ملاقات ناممکن اور محال ہے ۔ یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی بشری لغزشیں معاف فرما کر اعلیٰ مرتبہ میں ہمیں ملاقات نصیب فرمائے ۔ آمین ۔ آہ فانی بدایونی کہاں یاد آ گئے

میں بھی فانی تو بھی فانی سب ہیں فانی دہر میں
اک قیامت ہے مگر مرگ جوانی دہر میں

ہم جھکنے والے نہیں ہیں جو جھک جاتا ہے وہ اہلحدیث نہیں جو بک جاتا ہے وہ اہلحدیث نہیں اور جو پلٹ جاتا ہے وہ بھی اہلحدیث نہیں اہلحدیث صرف وہ ہے جو کٹنا جانتا ہے اور نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹنا جانتا ہے ہماری گردنیں ہیں تو اللہ کے نام پر کٹنے کے لئے ہم نے اپنے بچوں کی پرورش کی ہے تو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کرنے کے لئے جس طرح میرے باپ نے مجھے دین کی خدمت کے لئے وقف کر رکھا ہے اسی طرح میں نے بھی اپنے بیٹے کو دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیا ہے ۔ دعا کیجئے کہ میری یہ قربانی بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت پائے آمین ۔

اہل حدیث اقتدار کے خواہاں نہیں ہیں ۔ لیکن سن لو ۔ جو کتاب و سنت کی مخالفت کرے گا اس کے پاس کرسی رہنے بھی نہیں دیں گے کرسی اس ملک میں صرف اسی کو راس آئے گی جس کے ایک ہاتھ میں قرآن ہو گا اور دوسرے ہاتھ میں محمد کا فرمان ہو گا ۔ (اقتباس تقریر علامہ احسان الٰہی ظہیر)

السنہ روالپنڈی

المرسل ۔ جناب وسیم اختر صاحب تنظیم الدعوہ الی القرآن و